جلد ۴۵/۱۰ — ۱۱ صلح ۱۳۳۵ ہش — ۱۱ جنوری ۱۹۵۶ء — نمبر ۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۰ر جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا۔

طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۰ر جنوری۔ ڈاک کی ترسیل میں تاخیر کی وجہ سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی اور سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح لاہور سے اطلاع موصول نہیں ہو سکی۔ احباب کرام آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

لبنان کے صدر کامل شمعون پاکستان کے سرکاری دورے پر آئینگے

دورے کی معین تاریخوں کا بعد میں اعلان کیا جائیگا

کراچی ۱۰ر جنوری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ لبنان کے صدر جناب کامل شمعون شاہی مہمان کی حیثیت سے پاکستان کا سرکاری دورہ کریں گے۔ اس دورے میں مادام شمعون بھی آپ کے ہمراہ ہونگی۔ آپ کی آمد اور پاکستان میں قیام کی معین تاریخوں کا ابھی فیصلہ نہیں کیا گیا ہے۔ تاریخوں کا فیصلہ جناب کامل شمعون کے ساتھ مشورے کے بعد کیا جائے گا۔ پچھلے دنوں گورنر جنرل پاکستان جناب میجر جنرل اسکندر مرزا نے آپ کو پاکستان آنے کی دعوت دی تھی۔ جسے آپ نے منظور کر لیا ہے۔ آپ کی تشریف آوری کی معین تاریخ کا بعد میں اعلان کیا جائے گا۔

کانگریس پارٹی حزب مخالف کے طور پر کام کرے گی

ڈھاکہ ۱۰ر جنوری۔ پاکستان کانگریس پارٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ مرکز میں حزب مخالف کے طور پر کام کرے گی۔ اور متحدہ محاذ سے اس کا کوئی تعلق نہ ہوگا۔ کانگریس پارٹی نے صوبائی حکومت کو نوٹس دینے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ بعض امور کی وضاحت کرے۔ وضاحت موصول ہونے کے بعد مستقبل میں پارٹی کے طرز عمل کے متعلق آخری فیصلہ کیا جائے گا۔

امریکہ میں فاضل پیداوار کا بحران

واشنگٹن ۱۰ر جنوری۔ حکومت امریکہ نے کانگریس سے فاضل پیداوار کا بحران ختم کرنے کو کہا ہے۔ صدر آئزن ہاور نے اپنے ایک پیغام میں لکھا ہے کہ کاشتکاروں کو کہا جائے کہ اپنی تمام زمینوں میں کاشت نہ کریں۔ بلکہ ایک حصہ خالی چھوڑ دیں۔ یا اسے چراگاہوں میں تبدیل کر دیں۔ تاکہ ملک سے فاضل پیداوار کا بحران ختم کیا جا سکے۔

آئندہ پیر کو مصر میں نئے دستور کا اعلان کیا جائیگا

نئے آئین کے نفاذ کے بعد فوجی حکومت ختم کر دی جائیگی

قاہرہ ۱۰ر جنوری۔ قاہرہ میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ آئندہ پیر کے روز یعنی ۱۶ر جنوری کو مصر میں نئے دستور کا اعلان کیا جائیگا۔ نئے دستور کے نفاذ کے بعد فوجی حکومت ختم ہو جائیگی۔ اور آئین کی روشنی میں نئی حکومت کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔ مصری کابینہ اور فوجی کونسل کے ارکان آجکل نئے آئین کے مسودے پر غور کر رہے ہیں۔ نیز اس ضمن میں گزشتہ پیر کو جو سرکاری اعلان جاری کیا جائے گا۔ اس کا متن بھی تیار کیا جا رہا ہے۔

کراچی میں وزیر اعلیٰ ملایا کی مصروفیات

کراچی ۱۰ر جنوری۔ ملایا کے وزیر اعلیٰ جناب عبد الرحمٰن کل سہ پہر کراچی پہنچے کابینہ کے تین وزیر بھی ان کے ہمراہ ہیں۔ کل رات گورنر جنرل نے ان کے اعزاز میں ڈنر دیا۔ آج وہ وزیر خارجہ اور وزیر قانون سے ملاقات کر رہے ہیں۔ شام کو وہ انگلستان روانہ ہو جائیں گے۔ کل انہوں نے کراچی پہنچنے پر اخبار نویسوں کو بتایا کہ ملایا کی آزادی کے متعلق برطانیہ اور ملایا کے درمیان اتفاق رائے ہو چکا ہے۔ اب میں تفصیلات طے کرنے کے لئے لنڈن جا رہا ہوں۔

حکومت اسرائیل کا امریکہ کو جواب

واشنگٹن ۱۰ر جنوری۔ اسرائیل نے امریکہ سے اسلحہ حاصل کرنے کی جو درخواست کی ہے۔ اس کے جواب میں امریکہ نے اسے مطلع کیا ہے کہ صدر آئزن ہاور اور مسٹر انتھونی ایڈن کی ملاقات کے دوران اس پر غور کیا جائے گا۔

— لنڈن ۱۰ر جنوری۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ مصر کے وزیر اعظم جمال عبد الناصر نے یوگوسلاویہ جانے کی دعوت منظور کر لی ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ اجلاس

بروز جمعرات مورخہ ۱۲ر جنوری ۱۹۵۶ء خدام ربوہ کا ماہانہ اجلاس بعد نماز مغرب انشاء اللہ العزیز مسجد مبارک میں منعقد ہوگا۔ تمام خدام ربوہ اپنے اپنے حلقہ کی تنظیم کے ساتھ اجلاس میں شمولیت فرمائیں اور مغرب کی نماز مسجد مبارک میں ہی ادا فرمائیں۔

بشارت الرحمٰن قائد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ

مغربی یورپ میں شدید سردی

لنڈن ۱۰ر جنوری۔ پچھلے ۲۴ گھنٹوں میں مغربی یورپ میں موسم بہت خراب ہو گیا ہے۔ برطانیہ میں سخت دھند چھائی ہوئی ہے۔ جس کی وجہ سے آمد و رفت میں دقت پیدا ہو گئی ہے۔ اسی طرح بلجیم میں بھی دھند کی وجہ سے آمد و رفت کا سلسلہ قریباً منقطع ہو گیا ہے۔

★ ★

آج اور آج کا دن

۱۰ر جنوری ۱۹۵۶ء

آج کے دن ۱۸۳۸ء میں برطانیہ کی رائل ایکسچینج کی عظیم عمارت جل کر تباہ ہو گئی تھی۔

آج کے دن ۱۸۴۰ء میں برطانیہ میں پہلی مرتبہ ڈاک کے ٹکٹ جاری کئے گئے تھے اور مکتوب الیہ سے ڈاک کا خرچ لینے کا طریق ختم ہوا تھا۔

آج کے دن ۱۱۶ برس پیشتر ملکہ وکٹوریہ اور شہزادہ البرٹ کی شادی ہوئی تھی۔

آج کے دن ۱۹۲۰ء میں لیگ آف نیشنز کی بنیاد رکھی گئی تھی۔

آج کے دن ۱۹۴۸ء میں حیدر آباد دکن سے نظام کی حکومت نے برطانیہ کے زمانے کی ضمانتیں پاکستان منتقل کی تھیں۔ ان کی مالیت ۲۰ کروڑ روپے تھی۔

آج کے دن پانچ سال پیشتر بلوچستان میں یورینیم کی تلاش کا سلسلہ شروع ہوا تھا اور اس میں خاطر خواہ کامیابی ہوئی تھی۔

آج کے دن ۱۹۵۱ء میں ڈھاکہ میں تیسری کل پاکستان سائنس کانفرنس کا افتتاح ہوا تھا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی — مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ر جنوری ۱۹۵۶ء

بھارت میں فرقہ وارانہ سرگرمیاں

(۱) ۲۳-۱۹۲۲ء میں آریہ سماج نے ملکانوں کی شدھی کی جو مہم شروع کی تھی۔ اس میں جماعت احمدیہ نے جو عدیم النظیر کام کیا تھا۔ اس کے نتیجہ میں آریہ سماج کو سخت شکست کا منہ دیکھنا پڑا تھا۔ ان دنوں کے اخبارات کے فائل نکال کر دیکھنے سے جماعت احمدیہ کی جدوجہد کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد انگریزی عہد میں آریوں اور شدھی کے حامیوں کو پھر ارتداد کا ویسا بازار گرم کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ لیکن تقسیم کے بعد ہندوؤں کی متعصب اور فرقہ وارانہ جماعتیں پھر دباؤ ڈال کر ترک اسلام پر آمادہ کرنے میں مصروف ہو گئی ہیں۔

پچھلے دنوں راجستھان میں ستر ہزار مسلمانوں کو شدھ کر لینے کی جو خبر آئی ہے۔ اگر اس کی تصدیق نہ بھی ہو۔ تو جیسا کہ ہم پہلے ایک اداریہ میں کہہ چکے ہیں۔ اس امر میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ ہندو متعصب جماعتیں اس دباؤ سے کہ اب حکومت ہندوؤں کے ہاتھ میں ہے مسلمانوں کو شدھ کرنے کے لئے اپنی سرگرمیوں کو غیر معمولی طور پر تیز کر رہی ہیں۔ اور اگر بھارت کی سیکولر حکومت بظاہر یا در پردہ ان متعصب جماعتوں کی حمایت نہیں کر رہی۔ تو ان کی نامناسب سرگرمیوں سے اغماض ضرور کر رہی ہے۔

ہم دین میں آزادی کے سب سے بڑے حامی ہیں۔ اور اسلام کے اصول لا اکراہ فی الدین کو قیام امن کے لئے بہترین اصول تسلیم کرتے ہیں۔ دین اس لحاظ سے ہر انسان کا ذاتی معاملہ ہے۔ کہ ہر انسان اپنی نجات کے لئے جس دین کو چاہے اختیار کر سکتا ہے۔ اس میں کسی بیرونی دباؤ یا اثر کی دخل اندازی انسان کے پیدائشی حق میں دخل اندازی ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ دین میں آزادئ ضمیر کا اصول اسلام ہی نے پیش کیا ہے۔ اور موجودہ سیکولر حکومتوں نے اس عظیم اصول کو اپنایا ہے۔ بلکہ موجودہ جمہوری سے جمہوری حکومت بھی اسلام کے اس اصول کی وسعت کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت نے اپنی رپورٹ میں اسلام کے اس اصول پر حسب ذیل الفاظ تحریر کئے ہیں۔

"سورہ کافرون صرف تیس الفاظ پر مشتمل ہے۔ اس کی کوئی آیت چھ الفاظ سے زیادہ کی نہیں۔ اس سورت میں وہ بنیادی خصوصیت واضح کی گئی ہے۔ جو کردار انسانی میں ابتدائے آفرینش سے موجود ہے۔ اور "لا اکراہ" والی آیت میں جس کا متعلقہ حصہ صرف نو الفاظ پر مشتمل ہے۔ ذہن انسانی کی ذمہ داری کا قاعدہ ایسی صحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ کہ اس سے بہتر صحت ممکن نہیں۔ یہ دونوں متن جو الہام الٰہی کے ابتدائی دور سے تعلق رکھتے ہیں۔ انفرادی اور اجتماعی حیثیت سے اسی اصول کی بنیاد و اساس ہیں۔ جس کو معاشرۂ انسانی نے صدیوں کی جنگ و پیکار اور نفرت و خونریزی کے بعد اختیار کیا ہے۔ اور قرار دیا ہے۔ کہ یہ انسان کے اہم ترین بنیادی حقوق میں سے ہے۔ لیکن ہمارے علماء محققین اسلام کو جنگجوئی سے کبھی علیحدہ نہیں کریں گے۔"

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت اردو صفحہ ۲۳۸)

جہاں تک بھارت کی سیکولر حکومت کا تعلق ہے۔ جیسا کہ ہم نے ابھی کہا ہے۔ بظاہر وہ ہندو متعصب جماعتوں کی شدھی کے معاملہ میں حمایت نہیں کرتی۔ مگر ہم اتنا ضرور کہیں گے۔ کہ ہندو جماعتوں کی ایسی نامناسب سرگرمیاں جن میں دباؤ کا شبہ ہو۔ سیکولرزم کے اصولوں کے خلاف ہیں۔ اور اسی سے بھارت کو جیسا کہ ہم ایک پہلے اداریہ میں بتا چکے ہیں سراسر نقصان ہے۔ فائدہ کوئی نہیں ہے۔

(۲) روزنامہ ملاپ دہلی اپنی اشاعت ۵ر جنوری ۱۹۵۶ء میں ایک ادارتی نوٹ میں لکھتا ہے:۔

"اگر پاکستانی لغات کے مطابق "شدھی" کے یہ معنی مان لئے جائیں۔ تو یہ بھی ماننا پڑے گا۔ کہ برما میں بھی مسلمانوں کو زبردستی شدھ کیا جا رہا ہے۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے تو مالا بار کے مسلمانوں کو صرف مسلم لیگ کی پرانی ذہنیت ترک کر دینے کا مشورہ دیا تھا۔ لیکن برما کے پردھان منتری مسٹر اونو نے حکم دے دیا ہے۔ کہ اگر اکتوبر ۱۹۵۶ء تک برما مسلم کانگرس کو توڑا نہ گیا۔ تو مسلم کانگرس کے ممبروں کو انٹی فیسٹ فریڈم لیگ سے نکال دیا جائیگا۔ آج کل برما میں یہی لیگ برسر اقتدار ہے۔ اور برما کے پردھان منتری اس کے لیڈر ہیں۔ مسٹر اونو نے صاف الفاظ میں چیتاونی دی ہے۔ کہ اگر مسلم کانگرس کو توڑا نہ گیا۔ تو فریڈم لیگ سے ان ممبروں کو بھی نکال دیا جائے گا۔ جو مسلم کانگرس سے ہمدردی بھی رکھتے ہیں۔ یہ چیتاونی دینے کی ضرورت کیوں پڑی؟ اس لئے کہ برما مسلم کانگرس سیاست میں مذہب کا دخل چاہتی ہے۔ الگ مسلم کانگرس بنانے کی بنا فرقہ وارانہ ہے۔ پیپلز فریڈم لیگ سیاست اور مذہب کو الگ الگ مانتی ہے۔ اس کا یقین ہے۔ کہ اس طرح کی مذہبی اور فرقہ وارانہ جماعتیں متحدہ قومیت اور دیش بھگتی کے لئے سخت مضر ہیں۔ پنڈت جواہر لال جی بھی اسی وچار کے ہیں۔ ۱۹۱۹ء میں ایک شخص نے مہاتما گاندھی سے بھی یہ سوال پوچھا۔ کہ آزاد بھارت میں مذہب اور سیاست میں کیا تعلق ہوگا۔ گاندھی جی نے اپنے اخبار "ہریجن" میں اس سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھا تھا۔ "میں دھرم کو بہت اہمیت دیتا ہوں۔ لیکن سیاست کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہوگا۔" بھارت کا ودھان بھی اسی آدھار پر بنایا گیا۔ مذہب یا دھرم کی آزادی تو سب کو دی گئی۔ لیکن اسی آدھار پر کسی کا کوئی ادھیکار نہیں مانا گیا۔

(روزانہ ملاپ دہلی مورخہ ۵ر جنوری ۱۹۵۶ء)

ہم نہ صرف سیکولرزم کے اصول بلکہ جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے۔ دین میں کسی قسم کی مداخلت کسی اور طرف سے یا حکومت کی طرف سے جائز نہیں سمجھتے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ خواہ کوئی پارٹی برسر اقتدار ہو۔ اسے سیاست میں اپنے فرقہ وارانہ عقائد کو داخل نہیں کرنا چاہیئے۔ مگر یہاں سوال یہ ہے۔ کہ کیا بھارت کی ہندو متعصب جماعتیں بھی اس اصول کو مانتی ہیں۔ کیا وہ ایک سیکولر حکومت میں ہندوؤں کی اکثریت کا ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کر رہی ہیں۔ دوسرا سوال یہ ہے۔ کہ ایسی جماعتوں کی ناجائز سرگرمیوں کو روکنے کا بھارت کی سیکولر حکومت یا دوسرے لفظوں میں پنڈت نہرو نے کیا بندوبست کیا ہے۔ اسی اداریہ میں ملاپ لکھتا ہے:۔

"دو کہ گذشتہ بھارت میں مسلم لیگ جیسی فرقہ وارانہ جماعت کو سر اٹھاتے دیکھ کر پنڈت جواہر لال جی کو خفا کیوں ہوئی؟ اسی لئے کہ ان کے سامنے پنجاب کا نقشہ تھا۔ پنجاب کے کل جھگڑے ختم ہو جائیں۔ اگر اکالی یہ مان جائیں۔ کہ مذہب اور سیاست دو بالکل الگ الگ چیزیں ہیں۔ ایک ہی مذہب کے دو پیروکاروں کی سیاست قطعاً مختلف بھی ہو سکتی ہے۔ اور الگ الگ مذہب میں یقین رکھنے والے دو اشخاص کی سیاست ایک ہو سکتی ہے۔" (روزانہ ملاپ دہلی مورخہ ۵ر جنوری ۱۹۵۶ء)

سوال یہ ہے کہ اکالی اور مسلمان کیوں مذہبی سوال پیدا کرتے ہیں۔ کیا اس کی وجہ یہ نہیں ہے۔ کہ ہندوؤں کی متعصب جماعتیں بھارت کو صرف ہندوؤں کی ملکیت سمجھتی ہیں۔ اور متعصب ہندو اپنے کردار سے فرقہ وارانہ رجحانات کا اظہار کھلم کھلا کرتے ہیں۔

بھارت اگر واقعی ایک سیکولر ملک رہنا چاہتا ہے۔ اور پنڈت نہرو کا عندیہ وہی ہے۔ جو ملاپ نے ظاہر کیا ہے۔ تو ہم بھارت کی حکومت کو ہمدردانہ مشورہ دیں گے۔ کہ وہ اکثریت کے متعصبانہ طریق کار کا سختی سے جائزہ لے۔ اقلیتیں اگر مذہب کی آڑ لیکر جتھہ بندی کرتی ہیں۔ اور الگ حقوق طلب کرتی ہیں۔ تو اس کی وجوہات ہوتی ہیں۔ اور ان وجوہات کی بنیاد اکثریت کے متعصبانہ رجحانات پر اور اس ناجائز دباؤ پر ہوتی ہے۔ جو وہ استعمال کرتی ہے۔ اقلیتیں اگر کوئی جدائی کا اقدام کرتی ہیں۔ تو اس لئے کہ انہیں مجبور کر دیا جاتا ہے۔

افسوس ہے۔ کہ ابھی ہندو اکثریت اس بات کو نہیں سمجھ سکی۔ کہ محض اس کے تعصب کی وجہ سے ملک پہلے بھی تقسیم ہوا ہے۔ اور ہمیں ڈر ہے۔ کہ اکثریت نے اگر اپنی یہ سرگرمیاں نہ چھوڑیں۔ تو بھارت کبھی ایک وحدت نہیں بن سکے گا۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر دستیاب اشیاء

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو چکا ہے۔ اس موقع پر ہزاروں روپے کی مالیت کی گمشدہ اشیاء یعنی نقدی کی بڑی اور چھوٹی رقوم۔ طلائی زیورات۔ پارچات۔ سوٹ کیس۔ ٹرنک برتن۔ بستر اور دیگر اشیاء نظامت مکانات و معلومات میں دوستوں نے بھجوائیں۔ جو ان کے مالکان کو پہنچا دی گئیں۔ ابھی تک مندرجہ ذیل اشیاء کے مالکوں کا پتہ نہیں چل سکا۔ یہ اشیاء جن دوستوں کی ہوں۔ وہ پورا نشان لکھ کر منگوا لیں۔ یا ربوہ میں جس دوست کے سپرد کہیں کر دی جائیں:۔

ٹفن کیریر ایک۔ چپل جوڑی۔ سینڈل جوڑی۔ جوتے کا ایک پاؤں۔ چادریں دو عدد۔ بلوئی ایک۔ کلہاڑی ایک۔ بستر بند۔ مصنوعی دانتوں کا نچلا جبڑا۔ جائے نماز۔ ریشمی کپڑے کی ٹوپیاں دو۔ اونی ٹوپی ایک۔ تولیے دو۔ دوپٹہ ایک۔ کچھ نقدی

اس کے ساتھ ہی احباب سے یہ بھی درخواست ہے۔ کہ اگر کسی دوست کو ان ایام میں کوئی چیز دستیاب ہوئی ہو۔ تو بھی فوراً اطلاع بھجوا دیں۔ کیونکہ بعض گمشدہ اشیاء ابھی نہیں ملیں۔ ۲۸ تاریخ کو ربوہ سے لاہور جو سپیشل ٹرین گئی تھی۔ اس میں بھی بعض اشیاء گم ہوئی ہیں۔ لہٰذا جس دوست کو کوئی چیز ملی ہو۔ وہ ہمیں ضرور اطلاع کر دیں۔ تاکہ اصل مالکوں کو چیز مل جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار ظہور احمد ناظم مکانات و معلومات جلسہ سالانہ ربوہ۔

درخواست دعا

والد محترم مولوی کرم الٰہی صاحب جو صحابی اور مقامی جماعت کے السابقون الاولون میں سے ہیں۔ چند دنوں سے پھر بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب کرام ان کی شفائے کامل کے لئے دعا فرمائیں۔ ڈاکٹر دین محمد صوفی ہومیو احمدیہ دار الشفاء گوجرانوالہ

جنّت کا اسلامی تخیّل

بعض اعتراضات اور ان کے جواب

— از محترم شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی لاہور —

جنت کے اسلامی تخیل کے متعلق مخالفین اسلام کی طرف سے کئی اعتراض کئے جاتے ہیں۔ اس ضمن میں سب سے بڑا اعتراض ان کی طرف سے یہ پیش کیا جاتا ہے کہ اسلام نے جنت کی جو حقیقت پیش کی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ محض ایک عیش و طرب کا مقام ہوگا۔ اور انسان کی روحانی زندگی سے اسے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ اس طرح اسلام نے نفسانی خواہشات کو انگیخت کرکے اخروی زندگی کو بہت ادنےٰ درجہ دے دیا ہے۔ اور اس طرح زندگی کا پاک مفہوم خراب کردیا ہے۔

اگر جنت کی وہی حقیقت سمجھی جائے۔ جو عوام الناس کے دلوں میں راسخ ہے۔ تب یقیناً یہ اعتراض بجا ثابت ہوسکتا ہے۔ لیکن اس تشریح کی روشنی میں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کے سامنے جنت کی نعماء اور اس کی حقیقت کے متعلق پیش کی ہے مندرجہ بالا اعتراض کی کوئی حقیقت باقی نہیں رہتی۔ کس طرح ہوسکتا ہے کہ ایک طرف تو خدا تعالےٰ فرماتے۔ لا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین اس کا رسول کہے کہ لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر بقلب بشر۔ اور دوسری طرف وہی دنیوی چیزیں جنتیوں کے سامنے پیش کردی جائیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا ہے۔ اس دنیا میں انسان جس قسم کے اعمال بجالاتا ہے۔ آخرت کی زندگی میں وہی جسمانی شکل میں متمثل ہوکر انسان کے سامنے آجائیں گے عالم آخرت میں جس قسم کی زندگی انسان کرے گا وہ وہی ہے۔ جو وہ اس دنیا میں اپنے ایمان اور اعمال سے بناتا ہے۔ اور جو اس دنیا میں تو انسان کے قلب سے شروع ہوتی ہے۔ مگر آخرت میں جہاں اس دنیا کا تمام باطن اور عالم روحانیات کی تمام کیفیات ظاہر میں متبدل ہوجائیں گی وہاں انسان کی جنتی یا جہنمی زندگی بھی ظاہر میں متبدل ہوکر انسان کے دکھ اور عذاب یا راحت و مسرت کا باعث بن جائے گی۔ اس نظریہ کی روشنی میں اس اعتراض کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی کہ اسلام نے جنت کی نعماء کا ذکر کرکے انسان کی نفسانی خواہشات کو انگیخت کرنے کی کوشش کی ہے۔

رہا یہ سوال کہ ایک طرف تو قرآن مجید فرماتا ہے فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین کہ کوئی شخص بھی نہیں جانتا کہ جنت میں اس کے لئے ٹھنڈک کا کیا سامان مہیا کیا گیا ہے۔ اور دوسری طرف جابجا جنت کی نعماء کا ذکر کیا گیا ہے کہ وہاں باغات ہوں گے۔ دودھ کی نہریں ہوں گی۔ کھانے پینے کے لئے ہر قسم کی چیزیں ہوں گی بلند و بالا محلات ہوں گے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ جنت و دوزخ ایسی چیزیں ہیں کہ اس دنیا میں انسان ان کا تصور تک بھی نہیں کرسکتا۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے انسانی فہم کے مطابق محض ایک تمثیلی نقشہ بیان کردیا ہے۔ تاکہ لوگ کسی حد تک جنت کی نعماء کا اندازہ لگا سکیں۔ بجز اس کے یہ معنے نہیں کہ جنت میں بھی دنیا کا سا دودھ دنیا کا سا پانی دنیا کے سے انگور۔ دنیا کے سے انار۔ دنیا کے سے کیلے دنیا کے سے باغات اور دنیا کے سے محلات ہوں گے۔ ان کی حقیقت کچھ اور ہی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ دیکھتے ہوئے کہ کہیں لوگ قرآن کریم میں جنت کی نعماء کا ذکر پڑھ کر ان سے یہ نتیجہ نہ نکال لیں کہ جنت میں بھی دنیا کی سی چیزیں ہونگی یہ فرمایا لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر بقلب بشر۔ یعنی جنت کی نعماء کا ذکر قرآن مجید میں دیکھ کر یہ نہ سمجھو کہ جنت میں بھی وہی دنیا کی سی چیزیں ہوں گی۔ ان چیزوں کا ذکر تو محض ان نعماء کا اندازہ لگانے کے لئے کیا گیا ہے۔ ورنہ جنت تو دراصل ایسی چیز ہے۔ جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کانوں نے سنا۔ اور نہ ہی کوئی شخص اپنے ذہن میں اس کا نقشہ کھینچ سکتا ہے

جنت کے ذکر کے بعد اب دوزخ کے متعلق کچھ بیان کیا جاتا ہے۔

دوزخ

قبل ازیں تفصیل سے بتایا جاچکا ہے کہ آخرت میں جزا و سزا اعمال تمثیلی ہوگی۔ اس تمثیل کے دو معنے ہیں ایک یہ کہ اس دنیا میں انسان جو نیک و بد کام کرے گا۔ اسے اسی کے مطابق و مشابہ جزا و سزا دی جائے گی۔ مثلاً قرآن کریم میں آتا ہے کہ وہ دولت مند جسے دھوپ سے بچنے کے لئے محلات پینے کے لئے ٹھنڈے سے ٹھنڈا پانی اور عزت کی جگہ عنائت کی گئی تھی۔ اگر اس نے ان نعمتوں کا حق ادا نہ کیا۔ اور ناشکری کو اپنا شعار بنائے رکھا۔ تو اس کے بدلے آخرت میں اسے یہ سزا ملے گی۔ فی سموم و حمیم وظل من یحموم لا بارد ولا کریم انھم کانوا قبل ذالک مترفین (الواقعہ رکوع ۲) یعنے وہ لو اور کھولتے پانی میں دھوئیں کے سایہ میں ہوں گے۔ جو نہ ٹھنڈا ہوگا۔ اور نہ باعزت کیونکہ وہ پہلے ناز و نعمت سے زندگی بسر کرتے تھے۔

اسی طرح قرآن کریم میں ہے کہ جو شخص غریبوں کو خیرات یعنے اپنے مال کا میل کچیل کھانے کے لئے نہیں دے گا۔ اسے دوزخ میں زخموں کا دھووان پینے کے لئے دیا جائے گا۔ ان مثالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ نے بدکاروں کے لئے آخرت میں اسی قسم کی سزا تجویز کی ہے جس قسم کا عمل وہ اس دنیا میں کیا کرتے تھے۔

تمثیل کے دوسرے معنے یہ ہیں کہ جو امور معنوی اور غیر مجسم ہیں۔ وہ اپنی مناسب مثالی شکل و صورت میں ظاہر ہوں گے۔ مثلاً قرآن کریم میں آتا ہے من کان فی ھذہ اعمٰی فھو فی الآخرۃ اعمٰی۔ یعنے جو شخص اس دنیا میں حقیقت بینی سے اندھا ہوگا وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا۔ گویا دنیا کی معنوی قلبی نابینائی عالم آخرت میں ظاہری جسمانی نابینائی کی شکل میں ظاہر ہوگی۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص بلا وجہ بھیک مانگ کر اپنی آبروریزی کرتا ہے۔ جب قیامت میں اسے زندہ کیا جائے گا۔ تو اس کے منہ پر گوشت نہ ہوگا۔ یعنے دنیوی بے شرمی اور بے حیائی بے گوشت چہرہ کی صورت میں ظاہر ہوگی۔

غیبت کی سزا کے متعلق حدیث میں آتا ہے۔ کہ جو لوگ اپنے بھائیوں کی غیبت میں مبتلا رہتے ہیں۔ آخرت میں لوہے کی بڑی بڑی تیز اور نوکیلی کنگھیوں سے ان کے جسم کا گوشت نوچ نوچ کر اتارا جائے گا۔ یعنے اس دنیا میں غیبت کرکے اپنے بھائیوں کا گوشت نوچ نوچ کر کھانے کی سزا عالم آخرت میں اسی کے مناسب حال دی جائے گی۔

اس مسئلہ کو اچھی طرح سمجھنے کے لئے حسب ذیل آیات پر غور کرنا چاہیئے۔ جن میں نہائت وضاحت سے اخروی سزاؤں کا فلسفہ بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا و نحشرہ یوم القیامۃ اعمٰی۔ قال رب لما حشرتنی اعمٰی وقد کنت بصیرا قال کذالک اتتک ایاتنا فنسیتھا وکذالک الیوم تنسٰی (سورہ طہٰ ع ۷)

یعنے جس شخص نے میری یاد سے منہ پھیرا۔ اسے تنگ گزران ملتی ہے۔ اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا اٹھائیں گے۔ وہ کہے گا۔ اے میرے پروردگار! تو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا۔ حالانکہ میں تو دیکھتا تھا۔ اللہ تعالےٰ فرمائے گا۔ اسی طرح میری نشانیاں تیرے پاس آئیں تو تو نے انہیں بھلا دیا۔ ویسے ہی آج تو بھلایا جائے گا۔

اس آیت سے صاف طور پر معلوم ہوجاتا ہے۔ کہ دل کی نابینائی قیامت میں ظاہری نابینائی۔ اور اس جہان میں خدا تعالےٰ کی نشانیوں اور احکامات کو بھلا دینا آخرت میں رحمت الٰہی کی یاد سے بھول کی شکل میں نمودار ہوگا۔

دوزخ کے متعلق عام طور پر یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے۔ کہ وہ دارالانتقام اور جیل خانہ ہے۔ جہاں گناہ گاروں کو ہر قسم کے عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا۔ لیکن ایسا خیال کرتے وقت لوگ یہ بھول جاتے ہیں۔ کہ اس طرح خدا تعالےٰ پر جس کا لقب ارحم الراحمین ہے حرف آتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ دوزخ کی حیثیت دارالانتقام اور جیل خانہ کی سی نہیں بلکہ شفاخانہ کی سی ہے۔ جس طرح دنیاوی شفاخانوں میں بیمار اپنی اپنی بیماریوں کا علاج کرانے کی غرض سے داخل ہوتے ہیں۔ وہاں انہیں قسم قسم کی تکلیفوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ کڑوی کسیلی دوائیں پینی پڑتی ہیں۔ ٹیکے لگوانے پڑتے ہیں۔ اپریشن کروانا پڑتا ہے۔ اسی طرح عالم آخرت میں بھی مجرموں کو جن کی حیثیت دینی لحاظ سے مریضوں کی سی ہے دوزخ میں داخل کیا جائے گا۔ جہاں انہیں آگ میں ڈال کر پیپ اور زخموں کا دھوون جیسے کڑوے شربت پلا کر خونخوار سانپوں اور جونکوں سے انجکشن دلوا کر ان کی روحانی بیماریوں کو دور کیا جائے گا۔ اور اس طرح جب وہ دوزخ کی آگ میں اپنی ہر قسم کی بداعمالیوں کے میل کچیل کو جلا کر پاک و صاف ہوجائیں گے۔ تب انہیں جنت میں داخل کردیا جائے گا۔ لیکن اصل بات وہی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہے ؎

اس میں کیا خوبی کہ پڑ کر آگ میں پھر صاف ہو
خوش نصیبی ہو اگر اب سے کرو دل کی صفا

قرآن کریم میں بھی اسی لئے دوزخ کے عذاب کو رحمت سے تعبیر کیا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

یرسل علیکما شواظ من نار و نحاس فلا تنتصران۔ فبای آلاء ربکما تکذبان۔ فاذا انشقت السماء فکانت وردۃ کالدھان۔ فبای آلاء ربکما تکذبان۔ فیومئذ لا یسئل عن ذنبہ انس ولا جان۔

(باقی دیکھیے صفحہ ...)

اذکروا موتاکم بالخیر

نظم بر وفات درد صاحب

— از حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی —

عبدالرحیم درد که دردش دوا نمود
ہمدردیش مریض دلاں را شفا نمود

در دل چوں درد داشتہ از بہر دین خلق
نامش بدرد شہرت او جا بجا نمود

آں خادم مسیح محمدؐ بصد خلوص
در خدمت نظام او جاں را فدا نمود

بہر رضا و رغبت حضرت امام وقت
ترک رضاء خویش بہر دو وفا نمود

در قادیان و ربوہ زعمرے گزاشتہ
در لندن از قیام فریضہ ادا نمود

دوبار رفت جانب لندن بخدمتے
با دعوت و بلاغ بسے کارہا نمود

وقت نماز موجب برکت امامتش
ہر احمدی بوقت نماز اقتدا نمود

ہر گام خود نہاد بگام مطاع خویش
ترک ہوائے نفس پئے مقتدا نمود

لاہور چوں قیام بتدریس داشتم
از بہر درس علم معانی التجا نمود

تعلیم خود بدرجۂ ایم اے تمام کرد
کامل بہ علم و ہنر لے تا انتہا نمود

اخلاق او ستودہ با وصاف دلپسند
آں کس کہ شد رجلیس او مدح وثنا نمود

در نظم و نثر حسن بیانش بسے بلیغ
لطف سخن ببزم سخن دلکشا نمود

طبعش بسے حلیم بہ صبر و تحملے
وقت جواب تلخ بصمت اتقا نمود

سب وشتم نہ گاہ بشنیدیم از لبش
وقت عیوب غیر بنفرت حیا نمود

خطبہ بذکر خیر او حضرت امام خواند
با درد فرقتش بسے وصف وثنا نمود

از رحلتش بسے شدہ محسوس از دیاں
ہر فرد قوم لیک ز صبر و رضا نمود

رسم جہاں ہمیں کہ بیایند و مے روند
آں کیست از دوام و بقا جز خدا نمود

ہر صبح و شام رحلتے فرقت نما شدہ
ایں کوس الرحیل برحلت جدا نمود

از ابتلاء رحلتے چندیں نفوس ما
رفتہ ز ما مشیتِ سِرّ قضا نمود

بود آں ہمہ کہ اکبر افلاک دین ما
بعد از طلوع غروب ہمہ از دجی نمود

رفتہ کجا کہ بود چو اسحاق و اسمٰعیل
ہم شیر حق و صوفی و نیّر ضیا نمود

رفتہ کجا حکیم و مبلغ باسم فضل
ہم مفتی و نذیر علی از وفا نمود

اکنوں جناب درد کہ از درد فرقتش
تازہ ترین جراحتے بر زخمہا نمود

ہر صبح و شام کوس پئے رحلتے زنند
کوس رحیل دوستاں از ما جدا نمود

آنانکہ نام نیک بدنیا گزاشتہ
ہر نیک دل بہ سنت شاں اقتدا نمود

از مرگ ہر عزیز نصیحت بما دہند
چوں گور ہر غریب ز عبرت چہا نمود

قبل از ممات ہر کہ شد از صالحان قوم
صالح شدہ بحسن عمل اتقا نمود

اے خوشتریں حیات کہ عبدالرحیم درد
با اتقا و خدمت دین ہدے نمود

دردش دوا نمود و مماتش حیات گشت
حسن عمل دوام او بعد از فنا نمود

قبل از امید عمر او عمرش تمام گشت
ناگہ نقیض حرکت قلبش قضا نمود

دو روز قبل رحلت خود وقت گفتگو
تدبیر بہر دعوت و تبلیغ ما نمود

کردہ پسند نیز بہ تبلیغ و دعوتے
نشر حیات قدسی و ذکرش بجا نمود

گفتہ کہ من بہ حلقۂ احباب خواندہ ام
ہر یک ز اتباع او وصف وثنا نمود

ما از برائے روح او ورد دعا کنیم
جانش چو بہر سفتے خود را فدا نمود

یا رب بفضل خویش بکن پر خلائے او
چوں نسل او ز مخلصاں فضلت عطا نمود

قدسی برائے قوم دعا کن کہ درد قوم
خیزد چناں بجوش کہ دردش دوا نمود

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

توبہ اور خشوع وخضوع سے قضا وقدر ٹل سکتی ہیں۔

"خدا تعالیٰ نے انسان کے قضا و قدر کو مشروط کر رکھا ہے۔ جو توبہ۔ خشوع وخضوع سے ٹل سکتی ہیں۔ جب کسی قسم کی تکلیف اور مصیبت انسان کو پہونچتی ہے تو وہ فطرتاً اور طبعاً اعمال حسنہ کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اور اپنے اندر ایک قلق اور کرب محسوس کرتا ہے۔ جو اسے بیدار کرتا اور نیکیوں کی طرف کھینچے لئے جاتا ہے۔ اور گناہ سے ہٹاتا ہے۔ جس طرح پر ہم ادویات کے اثر کو تجربہ کے ذریعہ سے پا لیتے ہیں۔ اسی طرح پر ایک مضطرب الحال انسان جب خدا تعالیٰ کے آستانہ پر نہایت تذلل اور نیستی کے ساتھ گرتا ہے اور ربّی ربّی کہہ کر اسکو پکارتا اور دعائیں مانگتا ہے۔ تو وہ رؤیائے صالحہ یا الہام صحیحہ کے ذریعہ سے ایک بشارت اور تسلی پا لیتا ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔ کہ جب صبر اور صدق سے دُعا انتہا کو پہونچے۔ تو وہ قبول ہو جاتی ہے۔ دعا صدقہ اور خیرات سے عذاب کا ٹلنا ایسی ثابت شدہ صداقت ہے کہ جس پر ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کا اتفاق ہے۔ اور کروڑہا صلحاء اور اتقیا اور اولیاء اللہ کے ذاتی تجربے اس پر گواہ ہیں۔" (ملفوظات)

دورۂ انسپکٹر وصایا

سید ولایت شاہ صاحب انسپکٹر وصایا کو ضلع ملتان و ضلع مظفر گڑھ کے دورہ کے لئے بھجوایا گیا ہے۔ جماعتیں ان کے ساتھ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ ان کا کام نئی وصایا کی تحریک کرنا۔ بقایا جات کی ادائیگی کی توجہ دلانا اور فارم ہائے اصل آمد سال گزشتہ پر کروانا ہوگا۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

دعائے نعم البدل

میری ہمشیرہ زینب زہرہ اہلیہ چوہدری نصیر احمد صاحب کارکن دفتر تجارت تحریک جدید ربوہ) کی نو ماہ سالہ بچی امۃ الشافی بقضائے الٰہی مورخہ ۴ جنوری ۱۹۵۶ء بروز بدھ فوت ہو گئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر کی توفیق عطا کرے اور اس کا نعم البدل عطا فرمائے۔ چوہدری نذیر احمد داسکے وندی

کوائف قادیان

از مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف

گذشتہ سے پیوستہ

ڈل کے قریب آکر سڑک ابھی زیر تعمیر تھی۔ یعنی پختہ نہ ہوئی تھی۔ لہٰذا باوجود اس کے کہ سامنے قادیان نظر آرہا تھا۔ لیکن سڑک کی خرابی کی وجہ سے موٹر کاٹ کر قادر آباد کے پاس سے دار الانوار کی سڑک پر سے ہوتی ہوئی مولوی عبد المغنی خان صاحب اور نیک محمد خان صاحب کے گھر کے درمیان سڑک کے ایک جانب رکی۔ جہاں صاحبزادہ میاں وسیم احمد صاحب۔ حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب۔ جناب ملک صلاح الدین صاحب ناظر امور عامہ۔ جناب عبد الحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال۔ چودھری سعید احمد صاحب محاسب اور دیگر بزرگان سلسلہ اور درویش تشریف فرما تھے۔ ایک درویش نے بلند آواز سے تین دفعہ "اھلاً وسھلاً ومرحبًا" کہا۔ سب سے پہلے مکرم شیخ بشیر احمد صاحب امیر قافلہ اس کے بعد جناب سردار بشیر احمد صاحب نائب امیر اور پھر باری باری تمام افراد قافلہ موٹر سے اترے۔ پریس کے سامنے موٹر سے سامان اتارا۔ مدرسہ احمدیہ کے طالب علموں نے سامان اتارا۔ اور انہوں نے ہی مدرسہ احمدیہ میں سامان پہنچایا۔ ایک کمرہ پاکستانی مہمانوں کے لئے خاص تھا۔ ایک کلکتہ بہار وغیرہ کے لئے۔ ایک کشمیر کے لئے ایک حیدر آباد کے لئے۔ اعلان ہوا۔ کہ مغرب اور عشاء کی نماز مسجد مبارک میں ساڑھے چھ بجے جمع ہوگی۔

بہشتی مقبرہ خاکسار اور یار محمد صاحب بلوچ سیدھے اپنے مقدس آقا مسیح قدنی کے مزار پر پہنچے۔ دل میں عجیب ہیجان برپا تھا۔ بالآخر مزار نظر آیا۔ آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ آنسوؤں کے پانی سے دل کی تپش کو بجھایا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ کہ اے اللہ پھر قادیان کو پہلی سی آب وتاب دے۔ تا پھر پروانے نذرِ عقیدت کے لئے یہاں آسکیں۔ حضور علیہ السلام کے بلندئ درجات کے لئے دعا کی۔

حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ۔ پھر اپنے استاد حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ کی قبر پر حاضر ہوا۔ ان کے بلندئ درجات کے لئے دعا کی۔ اس کے بعد والدہ محترمہ کی قبر پر حاضر ہوا۔ دعا کی مزار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک طرف تو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی قبر ہے۔ دوسری طرف قبر کی حدبندی کر کے کتبہ کی جگہ یہ عبارت درج ہے۔

"حضرت ام المومنین سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدھا نے مورخہ ۲۰ اور ۲۱ شہادت ۱۳۳۱ھش مطابق ۲۰/۲۱ اپریل ۱۹۵۲ء کی درمیانی شب وفات پائی۔ اور بمقام دار الہجرت ربوہ امانتًا دفن کی گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون"

۶½ بجے ہندوستانی ٹائم کے مطابق جو پاکستان سے نصف گھنٹہ آگے ہے مسجد مبارک میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے ادا کیں پھر بیت الدعا میں نوافل ادا کئے۔ دل کو ایک گونہ اطمینان ہو گیا۔ ۸ بجے مہاشہ محمد عمر صاحب کی مسجد مبارک میں تقریر تھی۔ تقریر کا عنوان "قبولِ احمدیت کے واقعات" تھا۔ یہ تقریر زیر صدارت مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ وامیر جماعت ہائے دہلی تھی۔ واقعات بڑے ایمان افروز تھے۔

چھبیس نومبر۔ سیالکوٹ کے ایک بزرگ سید عبد السلام صاحب پونے پانچ بجے کے قریب (ہندوستانی ٹائم کے مطابق) بلند آواز سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ شعر پڑھ رہے تھے۔ ؎

کون روتا ہے کہ جس سے آسماں بھی رو پڑا
میں وہ پانی ہوں جو اترا آسماں سے وقت پر
سونے والو جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے

وہ تہجد کے لئے احباب کو جگا رہے تھے۔ احباب اس سے پہلے ہی بیدار ہو چکے ہوتے تھے۔ مسجد مبارک میں مولوی محمد شریف صاحب نے تہجد کی نماز پڑھائی۔ قادیان میں عرصہ نو سال سے تہجد با جماعت ادا کی جاتی ہے۔ دیر تک مسنون دعائیں کرتے رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے لئے خصوصیت سے دعائیں کی جاتیں۔ صبح کی نماز استاذی المکرم حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب امیر جماعت قادیان نے پڑھائی۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب نے تفسیر القرآن کا درس دیا۔ اس کے بعد پھر بہشتی مقبرہ دعا کے لئے گئے۔ بہشتی مقبرہ سے ہو کر پھر جنازہ گاہ کی جانب گئے۔ وہاں سے اس جگہ پہنچے۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیر کو جاتے وقت تشریف فرما ہوتے تھے۔

جلسہ کا افتتاح

۲۶ دسمبر ۱۹۵۵ء کو صبح دس بجے سابقہ زنانہ جلسہ گاہ میں جلسہ شروع ہوا۔ سٹیج کی دائیں جانب کرسیاں بچھائی گئی تھیں۔ بائیں طرف لوائے احمدیت لہرا رہا تھا۔ پہلا اجلاس مکرم جناب شیخ بشیر احمد صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد جلسہ کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور پیغام سے ہوا۔ یہ پیغام صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے پڑھ کر سنایا۔

حضور کے پیغام کے بعد صدر جلسہ نے مختصر الفاظ میں بتایا کہ احمدیت کے معنی دلوں کے اندر خدا کی محبت کے پیدا کرنے کے ہیں۔ اس کے بعد صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی کا تحریر فرمودہ مضمون سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پڑھا۔ اور آپ کے بعد جناب حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری نے زندہ خدا کے عنوان پر تقریر کی۔

پاکستان سے سوا سو کے قریب دوست جلسہ میں شمولیت کے لئے پہنچ گئے تھے۔ ایسے ہی دو صد کے قریب احباب ہندوستان کی مختلف جماعتوں سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ درویش اس وقت قادیان میں چھ صد سات کے قریب ہیں۔ سکھ اور ہندو کثیر تعداد میں جلسہ میں شمولیت فرماتے تھے۔ ان میں اکثریت شرنارتھیوں کی ہوتی تھی۔ بعض غیر مسلم پاکستان سے جانے والے احمدی دوستوں کی ملاقات کے لئے دہلی سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ بلکہ ایک دوست نے تو ذکر کیا۔ بمبئی سے آیا ہوں

ظہر وعصر کی نماز ادا کرنے کے بعد دوسرا اجلاس صاحبزادہ میاں عبد السلام صاحب عمر کی صدارت میں شروع ہوا۔ مولوی محمد شریف صاحب نے تلاوت قرآن پاک فرمائی۔ محمد یونس صاحب کی نظم کے بعد "اسلام کا نظریہ حیات" کے عنوان پر مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری نے لیکچر فرمایا۔ آپ کے بعد قیس صاحب نے نظم سنائی۔ اور اس کے بعد "اسلامی اصولوں کی برتری" پر مولانا محمد سلیم صاحب نے تقریر فرمائی۔ آپ نے مختلف سیاسی لیڈروں کے حوالے پیش فرمائے۔ اور بتایا کہ کس طرح دنیا نے اسلامی اصولوں کی ہمہ گیری اور عالمگیر حیثیت کو تسلیم کیا۔

ستائیس دسمبر:۔ ہر روز تہجد با جماعت کا موقعہ ملتا۔ مسجد مبارک اور بیت الدعا میں دعاؤں کی توفیق ملتی۔ مسجد مبارک میں ہر روز صبح کی اذان شیخ بشیر احمد صاحب امیر قافلہ دیتے تھے۔ ہر طرف ذکر الٰہی اور دعاؤں کا ورد ہو رہا ہوتا۔ یوں معلوم ہوتا تھا۔ جیسے فرشتوں کی بستی میں آگئے ہیں۔ صبح کی نماز کے بعد بہشتی مقبرہ کی سڑک پر عشاق کا تانتا بندھ جاتا۔

آج کا جلسہ سیٹھ معین الدین صاحب حیدر آبادی کی صدارت میں شروع ہوا۔ لوائے احمدیت کے پہرہ پر دو انصار کھڑے تھے۔ اور دو خادم۔ دس بج کر بیس منٹ پر ابنائے فارس کے ایک فرزند صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب پہرہ پر کھڑے ہوئے۔ کبھی حیدر آبادی نوجوان پہرہ کے لئے آتے۔ تو کبھی یوپی کے احمدی نوجوان آگے بڑھتے۔ منارۃ المسیح کے بوڑھے موذن بھائی سراج دین صاحب اگر صبح منارۃ المسیح پر توحید کی ندا بلند کرتے دیکھے گئے۔ تو اس وقت عصا تھامے ایک فوجی جوان کی طرح لوائے احمدیت کا پہرہ دیتے ہوئے نظر آئے۔

آج پروگرام کے مطابق جناب مولانا بشیر احمد صاحب اور جناب مولوی محمد شریف صاحب امینی اور جناب حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری نے تقاریر فرمائیں۔ جماعت احمدیہ کی بین الاقوامی حیثیت پر صاحبزادہ میاں عبد السلام صاحب عمر نے تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد مہاشہ محمد عمر صاحب نے "دنیا کے مہا پرش" کے عنوان پر تقریر فرمائی۔

اٹھائیس دسمبر:۔ قریبًا پونے پانچ بجے صبح سید محمد شریف صاحب ؎

کون ہوتا ہے کہ جس سے آسماں بھی رو پڑا
میں وہ پانی ہوں کہ اترا آسماں سے وقت پر

پڑھتے ہوئے دوستوں کو جگا رہے تھے۔ کچھ لوگ پہلے ہی جاگے ہوتے۔ کچھ ان کی آواز سے جاگ جاتے۔ بہت سے نوجوان بیت الدعا کے باہر انتظار میں کھڑے نظر آتے۔ کچھ بیت الذکر میں سر بسجود ہوتے۔ معلوم ہوتا تھا "مھ الذی یدعونی" کی آواز انہیں سنائی دے رہی ہے۔ کیا مجال جو صبح اٹھنے میں کسل محسوس ہو۔ تہجد۔ نماز۔ درس اور ذکر الٰہی سے فراغت کے بعد اپنے آقا کے مزار پر حاضر ہوتے۔ آج کے جلسہ میں پروگرام کے مطابق جناب مولانا بشیر احمد صاحب اور مولانا محمد سلیم صاحب کی تقریریں ہوئیں۔ اشتراکیت اور نظام اسلام پر خاکسار نے اور "سکھ مسلم ہندو اتحاد" پر مولانا بشیر احمد صاحب نے تقریر فرمائی۔ انگریزی میں ایڈیٹر صاحب رسالہ "نوجوان" نے تقریر فرمائی۔

آج کا پہلا اجلاس شیخ صاحب کی صدارت میں تھا۔ اور آخری اجلاس جناب مولانا عبد الرحمٰن صاحب امیر جماعت کی صدارت میں تھا۔ آخری اجلاس میں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی نظم پڑھی گئی ؏

خوش نصیب کہ دار الاماں میں رہتے ہیں

اور ایک بار پھر ہر طرف سے سسکیوں کی آواز آنی شروع ہوئی۔ آخری اجلاس میں لوائے احمدیت کے پہرہ کا خوشگوار فرض پاکستانی احباب نے ادا کیا۔ لوائے احمدیت کے خوش نصیب پہرہ داروں میں امیر قافلہ شیخ بشیر احمد صاحب اور محمود الحسن صاحب آئی۔ سی۔ ایس کے والد محترم ڈاکٹر لعل محمد صاحب بھی تھے۔ آخر میں مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل نے مختلف جماعتوں کی طرف سے آئے ہوئے پیغامات پڑھے۔ بھارت کے مختلف لیڈروں کی جانب سے آئے ہوئے پیغامات بھی سنائے گئے۔ اور آخری دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ انتیس دسمبر ہمارا قافلہ محلہ جات اور بیرون محلہ جات کی مساجد دیکھنے کے لئے گیا۔

چندہ تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے لئے

جماعت احمدیہ کراچی کی مساعی

جماعت کراچی اپنے چندہ کو ڈیوڑھا کرنے کا عزم رکھتی ہے

امسال تحریک جدید کا اعلان حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اکتوبر کے آخری ہفتہ میں فرمایا اور تحریک فرمائی کہ تحریک جدید کے وعدے جلد از جلد لینے کی کوشش کی جائے۔ تحریک جدید کی اہمیت کے پیش نظر مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی نے چودھری عبدالحق صاحب ورک کو جو پچھلے تین سالوں سے خدام الاحمدیہ کراچی کے نائب قائد چلے آرہے تھے سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ کراچی نامزد فرمایا۔ مکرم امیر صاحب کی زیر ہدایت چودھری صاحب موصوف نے جدوجہد شروع کر دی۔ اب تک تقریباً -/۶۵,۰۰۰ روپے کے وعدے احباب جماعت احمدیہ کراچی سے لئے جا چکے ہیں۔ تقریباً ۶۱,۵۰۰ کے وعدے دفتر اول کے تحریک جدید کو امسال لئے جا چکے ہیں مسلسل جدوجہد جاری ہے۔

اس سلسلہ میں محترم چودھری عبداللہ خان صاحب۔ مکرم چودھری عبدالحق صاحب ورک۔ مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب۔ مکرم چودھری احمد مختار صاحب اور مکرم مولوی عبدالواحد صاحب میرٹھی خاص کوشش فرما رہے ہیں۔ خدا تعالےٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

پچھلے سال تقریباً -/۶۰,۰۰۰ روپے کے وعدے لئے گئے تھے۔ اب تک تقریباً -/۵,۰۰۰ روپے کی ایزادی ہو چکی ہے۔ سیکرٹری صاحب تحریک جدید کا عزم ہے کہ وہ پچھلے سال سے وعدے ڈیوڑھے کر کے دم لیں گے (انشاءاللہ) انہوں نے اس سلسلہ میں تحریک کرنے کا ایک سلسلہ شروع کیا ہوا ہے۔ تمام حلقہ جات میں جلسے ہو چکے ہیں۔ جو دوست ان جلسوں میں شامل ہوتے رہے ان سے جلسہ کے دوران میں ایزادی کروائی گئی۔ انفرادی ملاقاتوں کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ پریذیڈنٹ صاحبان حلقہ جات سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ انفرادی طور پر اپنے اپنے حلقہ جات میں افراد کو ایزادی کرنے کی تحریک فرمائیں۔ اور کا حقہ تحریک کرنے کے بعد ان احباب کے نام پیش کریں جن کو مرکزی طور پر تحریک کرنے کی ضرورت سمجھی جائے تاکہ اس کا مناسب انتظام کیا جا سکے۔

احباب دعا فرمائیں کہ جماعت کراچی کے کارکنوں کو اللہ تعالےٰ اپنے فضلوں سے نوازے اور دین اور دنیوی انعامات سے انہیں مالا مال کرے اور دیگر جماعتوں کو بھی اس کی تقلید کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ناشر احمدی تنظیم کراچی

اعلان دار القضاء

ہاجرہ بیگم صاحبہ بنت رحیم بخش صاحب ساکن ربوہ نے چوہدری محمد الدین صاحب نمبردار چک $\frac{55}{\text{گ ب}}$ ضلع لائلپور کے خلاف ان کے چار بچوں کے خرچ اپنے حق مہر اور زیورات دلانے کی درخواست دی ہے اس کا فیصلہ کیا گیا ہے کہ چودھری صاحب موصوف بچوں کا اب تک کا خرچ -/۵۷۶۰ روپے اور ایک ہزار مہر و زیورات فوراً سائلہ مذکورہ کو ادا کر دیں۔ اور آئندہ دونوں بچیوں کی شادی ہو جانے تک پندرہ روپے ماہوار بھی ادا کرتے رہیں۔ اس فیصلہ کی منسوخی کے لئے ایک ماہ تک درخواست دی جا سکتی ہے

نوٹ: چونکہ معمولی طریق سے چودھری صاحب کو اطلاع نہیں دی جا سکی۔ اس لئے قاضی صاحب فیصلہ کنندہ کی ہدایت سے اعلان کیا گیا ہے۔

(ناظم دار القضا سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

جلسہ سالانہ پر گمشدہ اشیاء

مؤرخہ $\frac{12}{55}$ ۲۸ کو جلسہ ختم ہونے کے بعد ہم راوی بس پر سوار ہوئے۔ لیکن اس لاری میں عدم گنجائش کی وجہ سے دوسری لاری میں بیٹھ گئے اور ایک لوئی اور سوٹا جس پر پنسل کی نارپٹی ہوئی ہے بھول گئے۔ اگر کسی دوست کو معلوم ہو یا ملی ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں مشکور ہوں گا۔

حکیم محمد دین محمدی دواخانہ عزیز روڈ مصری شاہ لاہور

ولادت

میرے چچا حکیم بشیر احمد صاحب انسپکٹر بیت المال کو خداوند کریم نے مؤرخہ ۴ جنوری کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خداوند کریم اس کو والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور خادمہ دین بنائے۔ آمین

(خلیل احمد کارکن لنگر خانہ ربوہ)

"اب صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے سالانہ چندے کم از کم پچیس پچیس لاکھ تک پہنچ جانے چاہئیں" (حضرت امیر المومنین)

احباب جماعت اور عہدہ داران فوری طور پر جدوجہد شروع کر دیں

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء کے موقعہ پر ارشاد فرمایا ہے کہ میرے نزدیک اب صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے سالانہ چندے کم از کم پچیس پچیس لاکھ تک پہنچ جانے چاہئیں۔ کون احمدی ہے جسے یہ یقین اور وثوق نہ ہو کہ حضور کا یہ ارشاد ضرور پورا ہوگا۔ انشاءاللہ تعالےٰ۔ پس مبارک ہیں وہ لوگ جو اس ارشاد کی تعمیل میں فوری طور پر جدوجہد کا آغاز کر دیں۔

حضور فرماتے ہیں کہ دوستوں کو اپنی آمدنیاں بڑھانی چاہئیں۔ تاکہ ان کا چندہ بڑھ سکے۔ آمدنی بڑھانے کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ موجودہ آمدنیوں پر پورا چندہ ادا کیا جائے بلکہ قربانی کے موجودہ معیار کو بلند کیا جائے۔ تا آئندہ آمدنیاں بڑھانے کے لئے جو جو کوششیں کی جائیں۔ اللہ تعالےٰ ان میں برکت ڈالے۔ پس ہر دوست کو چاہیئے کہ اپنی آمدنی کا جائزہ لے۔ اور آئندہ اس کے مطابق چندہ ادا کرے اور پوری توجہ اور کوشش سے پچھلے بقائے بھی ادا کرے۔

عہدہ داروں کو چاہیئے کہ اب سابقہ بجٹوں پر انحصار نہ کریں۔ بلکہ نئے سر سے دوستوں کی آمدنیوں کا جائزہ۔ زمیندار احباب کو حضور نے خاص طور پر مخاطب فرمایا ہے۔ پس زمیندار جماعتیں خصوصیت سے اپنے بجٹوں پر نظر ثانی کریں۔ اور تمام جماعتیں خواہ وہ شہری جماعتیں ہوں یا زمیندار جماعتیں ہوں اپنے اپنے بجٹوں میں ایزادی کی اطلاع نظارت بیت المال کو بھجوا دیں اور پہلے سے زیادہ محنت اور تندہی سے چندہ کی وصولی کریں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہنے کی توفیق عطا فرماوے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

بقایا داران حصہ آمد توجہ فرمائیں

ایسے موصی احباب جن کے ذمہ حصہ آمد کا بقایا ہے کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا گذارش کی جاتی ہے کہ وہ مہربانی کر کے اپنی ذمہ داری اور فرض شناسی کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے بقایا جات کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں۔ ہو سکتا ہے کہ بعض احباب ایسے بھی ہوں کہ جو اپنی ذاتی مشکلات کی وجہ سے یکمشت ادائیگی بقایا نہ کر سکتے ہوں۔ مگر بقایا کی ادائیگی کے لئے اپنے دل میں جوش رکھتے ہوں۔ ان کی سہولت کے لئے بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ ماہوار مناسب قسط مقرر کر کے قسط وار ادائیگی بقایا کی مرکز سے منظوری حاصل کر لیں۔ قسط علاوہ ماہوار حصہ آمد یا ششماہی کے ہوگی۔ اور قسط کی باقاعدگی سے ادائیگی لازمی ہوگی۔

پس تمام بقایا داران حضرات وصیت کی اہمیت کو سمجھیں اور جلد از جلد بقایا ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواست دعا: میرے چچا ملک بشیر محمد صاحب عرصہ چار ماہ سے بیمار ہیں۔ اور میری دو بچیاں بھی بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کیلئے دعا کریں۔ ملک محمد دین خادم کارکن دفتر آبادی کار ربوہ

پاکستان کا مسودہ آئین

پاکستان کا مسودہ آئین ۸ جنوری کو شائع کر دیا گیا ہے۔ مسودہ آئین کے مطابق مرکزی و صوبائی مجالس قانون ساز پانچ سال کے لئے مشترکہ طور پر صدرِ مملکت منتخب کریں گی ایک ہی شخص صرف دو مرتبہ متواتر صدر منتخب ہو سکتا ہے۔ مملکت کا ایک نائب صدر بھی ہوگا۔ صدر یا نائب صدر پر آئین کی خلاف ورزی پر مقدمہ چلایا جا سکے گا۔ تینوں افواج کی اعلیٰ کمان صدر کے ہاتھ میں ہوگی۔ صدر مملکت کسی بل کی منظوری سے اس وقت انکار کر سکیں گے۔ جب بل پہلی مرتبہ ان کی منظوری کے لئے پیش ہوگا۔

قومی اسمبلی

مملکت کی مقننہ کا نام قومی اسمبلی ہوگا۔ اسمبلی کا ایک ایوان ہوگا۔ جس میں ۳۱۰ نشستیں ہوں گی۔ ملک کے دونوں حصوں کو ایوان میں مساوی نمائندگی حاصل ہوگی۔ دس نشستیں دس سال کے لئے خواتین کے لئے مخصوص ہوں گی۔ یہ نشستیں بھی ملک کے دونوں حصوں میں برابر منقسم ہوں گی۔ قومی اسمبلی پانچ سال کے لئے منتخب ہوگی۔ اور ایک انتخابی حلقہ سے ایک رکن منتخب ہو سکے گا۔ صوبائی اسمبلیاں بھی پانچ پانچ سال کے لئے منتخب ہوا کریں گی۔ ان کے اراکین کا انتخاب بھی ایک انتخابی حلقہ سے ایک رکن کی بنیاد پر ہوگا۔ قومی اسمبلی کا سال میں ایک اجلاس ڈھاکہ میں منعقد ہوا کرے گا۔ صوبائی گورنروں کا تقرر بھی صدرِ مملکت کریں گے۔ کوئی صوبائی گورنر کسی صوبائی یا مرکزی مجلس قانون ساز کا رکن منتخب نہیں ہو سکے گا۔ صوبائی مجالس قانون ساز میں بھی تین تین سو نشستیں ہوں گی۔ مزید دس نشستیں دس سال کے لئے خواتین کے لئے مخصوص کی جائیں گی۔

وزیر اعظم

صدر مملکت کسی ایک شخص کو وزیر اعظم مقرر کریں گے۔ جسے قومی اسمبلی کے اراکین کی اکثریت کا اعتماد حاصل ہوگا۔ کابینہ کے دوسرے اراکین کا تقرر صدر مملکت وزیر اعظم کے مشورہ پر کریں گے۔ کابینہ مجموعی طور پر قومی اسمبلی کے سامنے جوابدہ ہوگی۔

نئے آئین کے تحت ایسے اقدامات کئے جائیں گے جو اسلامیانِ پاکستان کو اپنی زندگیاں قرآن پاک اور احادیث نبویؐ کے مطابق ڈھالنے میں ممد و معاون ثابت ہوں۔ ملک میں مسلمانوں کے لئے قرآن مجید کی تعلیم لازمی قرار دی جائیگی۔ زکوٰۃ۔ وقف اور مساجد کا مناسب اہتمام کیا جائے گا۔ جمہوریہ پاکستان میں عصمت فروشی۔ قمار بازی اور طبی ضرورت کے سوا شراب نوشی ممنوع ہوگی

مسودہ آئین

پاکستان کے نئے آئین کی بنیاد قرارداد مقاصد پر رکھی گئی ہے۔ اور اسے مسودہ میں بطور تمہید شامل کیا گیا ہے۔ مسودہ آئین کے ۱۹ صفحات ۳ ابواب اور پانچ جدولیں ہیں۔ مسودہ ۲۴۵ دفعات پر مشتمل ہے۔ امور کے لحاظ سے اس کی تقسیم تین حصوں وفاقی مشترکہ اور صوبائی میں کی گئی ہے۔ وفاقی حصہ میں ۲۹۔ مشترکہ میں ۲۳ اور صوبائی میں ۸۷ امور شامل ہیں۔ مسودہ آئین ۱۲ حصوں میں منقسم ہے۔ پہلے حصہ میں پاکستان کی علاقائی حدود کی وضاحت کی گئی ہے۔ اور دوسرا حصہ بنیادی حقوق اور تیسرا حصہ مملکت کی پالیسی کی ہدایات کے متعلق ہے چوتھا حصہ وفاقی حکومت اور مقننہ کے ذکر پر مشتمل ہے۔ پانچویں حصہ میں صوبوں اور صوبائی حکومتوں کی تفصیل ہے۔ چھٹا حصہ وفاقی اور صوبوں کے درمیان تعلق سے متعلق ہے۔ ساتواں حصہ املاک پٹرول اور مقدمات کے بارے میں ہے۔ آٹھواں حصہ انتخابات نواں عدلیہ۔ دسواں پاکستان کی سروسز اور گیارھواں حصہ ہنگامی حالات سے متعلق ہے۔ بارھویں حصہ میں عام دفعات مندرج ہیں۔ مسودہ آئین میں نظریہ پاکستان کے مطابق ایک آزاد خود مختار مملکت کے قیام پر زور دیا گیا ہے۔ آئین ڈیموکریٹک اور ری پبلک طرز کا ہے۔ آئین کا ڈھانچہ وفاقی نوعیت کا ہے۔ مرکز اور صوبوں کے مابین اختیارات کی تقسیم اس طرح کی گئی ہے۔ کہ صوبے خود مختار رہیں ہوں۔ اور اس کے ساتھ ہی بہترین قومی مفاد کے پیش نظر وفاقی حکومت کا موثر انتظام بھی برقرار رہے۔

بنیادی حقوق

نئے آئین کے تحت ہر شخص کو قانون کے مطابق تقریر و اظہار کی آزادی۔ پر امن اجتماعات کا حق اور انجمنیں یا یونینیں قائم کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

کسی تعلیمی ادارے میں کسی شخص کو ایسی کوئی مذہبی تعلیم حاصل کرنے یا کسی ایسی مذہبی تقریب۔ تبلیغی اجتماع یا عبادت میں شرکت پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔ جو اس کے اپنے مذہب کے مطابق نہ ہو۔ کسی شخص کو رفاہی ادارہ سے امداد حاصل کرنے یا رنگ و نسل مذہب ذات جنس یا مقام پیدائش کی بناء پر کسی تعلیمی ادارہ میں داخلہ سے انکار نہیں کیا جائے گا۔

چھوت چھات کی تمیز ہرگز روا نہیں رکھی جائے گی اور کسی شکل میں اس کا وجود قانون کی نظروں میں مستوجب تعزیر خیال کیا جائے گا۔

کسی شخص کے ساتھ نسل۔ مذہب۔ ذات جنس۔ سکونت یا مقام پیدائش کی بناء پر کسی ملازمت کے سلسلہ میں بشرطیکہ وہ اس ملازمت کی شرائط پوری کرتا ہو امتیازی سلوک روا نہیں رکھا جائے گا۔

ہر باشندے کو اپنے بنیادی حقوق کی حفاظت کیلئے عدالت عالیہ سے رجوع کا مکمل حق حاصل ہوگا۔

مملکت علاقائی۔ نسلی۔ فرقہ وارانہ یا صوبائی تعصبات کو برداشت نہیں کرے گی اور پاکستان کے غیر مسلم فرقوں کے جائز حقوق و مفادات کی پوری حفاظت کی جائے گی۔ مملکت حسب ذیل امور کے لئے بھی سعی و جہد کرے گی۔

ا۔ عامۃ الناس کا معیار زندگی بلند کر کے۔ ذخیرہ اندوزی کی روک تھام۔ پیداوار اور تقسیم کے ذرائع کو عامۃ الناس کے لئے بروئے کار لانے۔ آجرین و ملازمین اور زمیندار و مزارعین کے حقوق کے تحفظ کے ذریعے عامۃ الناس کی خوشحالی و فروغ اقبال کے لئے جدوجہد کی جائے گی

ب۔ ملک کے وسائل کے مطابق ہر شہری کو کام اور مناسب معاش کی فراہمی کا انتظام کیا جائے گا۔

ج۔ سرکاری و غیر سرکاری اداروں کے ملازمین کا سماجی تحفظ۔

د۔ ایسے تمام شہریوں کو بلا تمیز رنگ و نسل خوراک کپڑا۔ رہائشی مکانات۔ تعلیم اور طبی سہولیات کی بہم رسانی جو مستقل یا عارضی طور پر بے روزگاری بیماری اور معذوری کی بناء پر حصول معاش کے ناقابل ہوں

س۔ پاکستان کے مختلف سروسوں کے ملازمین میں معقول حد تک عدم مساوات کا استیصال۔

اردو اور بنگالی

آئین کے مطابق اردو اور بنگالی مملکت کی سرکاری زبانیں ہوں گی۔ لیکن مرکزی اور صوبائی حکومتوں کا یہ فرض ہوگا کہ وہ ایک قومی زبان کے ارتقاء و فروغ کے لئے ضروری اقدامات کریں۔ یوم آئین سے بیس سال تک سرکاری زبان انگریزی رہے گی۔ صدر مملکت یوم آئین سے دس سال بعد ایک کمیشن مقرر کریں گے جو اس امر کا جائزہ لے گا کہ کونسی زبان انگریزی کی جگہ لے سکتی ہے صوبائی حکومتوں کو اس امر کا اختیار ہوگا کہ وہ دس سال کے بعد کسی زبان کو انگریزی کی جگہ دے دیں۔

صدر

صدر مملکت کا انتخاب وفاقی قومی اسمبلی اور صوبائی مجالس قانون ساز کے اراکین۔ واحد ناقابل انتقال ووٹ کے ذریعے متناسب نمائندگی کی بنیاد پر کریں گے۔ ایسا کوئی شخص صدارتی انتخاب میں حصہ نہ لے سکے گا۔ جو مسلمان نہ ہو اور جس کی عمر ۴۰ سال سے زیادہ نہ ہو۔ صدر پانچ سال کے لئے منتخب ہوگا۔ اور کوئی شخص متواتر دو سال سے زائد صدر نہیں بن سکے گا۔ ملک کی تمام فورسز کی کمان صدر کے ہاتھ میں ہوگی۔

مملکت کا نائب صدر بننے کے لئے بھی یہی شرائط ہیں۔ صدر یا نائب صدر پر آئین کی خلاف ورزی یا بد انتظامی کی بناء پر مقدمہ چلایا جا سکے گا

صدر مملکت کو قومی اسمبلی کو توڑنے اور وزیر اعظم کو برطرف کرنے کا اختیار ہوگا۔ صدر مملکت ملک میں ہنگامی صورت حال کا اعلان کرنے کے مجاز ہوں گے۔ لیکن اگر صدر یا نائب صدر کی علیحدگی کے متعلق قومی اسمبلی میں قرارداد پیش ہو گی تو اس پر چودہ دن تک بحث کے دوران صدر قومی اسمبلی کو نہیں توڑ سکیں گے اور نہ وزیر اعظم کو برطرف کر سکیں گے۔

آئین کے اس حصہ میں وزیر اعظم ان کی کابینہ اور پارلیمنٹ کے مقتضیات کا جائزہ لینے کے بعد صوبائی گورنروں اور صوبوں کا انتظام وفاق کی تحویل میں دینے سے متعلقہ امور کی وضاحت بھی کی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ صدر مملکت ایک فرمان کے ذریعے کسی صوبہ کا انتظام دو ماہ کے لئے وفاق کی تحویل میں دے سکتے ہیں۔ یہ فرمان قومی اسمبلی میں پیش کیا جائے گا اور اگر قومی اسمبلی مناسب خیال کرے تو اس صوبہ کا انتظام مزید چار ماہ کیلئے وفاق کے ہاتھ میں دینے کی اجازت دے سکتی ہے۔ اس طرح مجموعی طور پر چھ ماہ سے زائد عرصہ کے لئے کسی صوبہ کا انتظام مرکز کے ہاتھ میں نہیں رہ سکتا۔

مرکز اور صوبوں کے تعلقات

مرکز اور صوبوں کے تعلقات کی وضاحت مسودہ آئین کے چھٹے حصے میں کی گئی ہے۔ ان تعلقات کی تفاصیل جدول نمبرہ میں درج کی گئی ہیں۔ قومی اسمبلی اور صوبائی مجالس قانون ساز کو مشترکہ امور کے سلسلہ قوانین وضع کرنے کا اختیار ہوگا۔ اس کے علاوہ صوبائی مجالس قانون ساز کو اپنے صوبوں سے متعلق امور کی ذمہ داریوں کی وضاحت صوبائی امور کی فہرست میں کر دی گئی ہے۔ تو انہیں وضع کرنے کا خاص اختیار بھی ہوگا۔

وفاقی ذمہ داریاں

وفاق کا فرض ہوگا کہ وہ ہر صوبہ کا بیرونی جارحیت یا اندرونی انتشار سے تحفظ کرے اور اس امر کا خیال رکھے کہ ہر صوبائی حکومت آئین کے مطابق عمل کر رہی ہے

ریلویز

ریلوے کا محکمہ صوبائی حکومتوں کو منتقل کر دیا گیا ہے۔ لیکن کوئی صوبہ کسی موجودہ ریلوے سے

(باقی صفحہ ۸ پر)

مختلف سیاسی اور سماجی لیڈروں کی طرف سے مسودہ آئین کا خیر مقدم

کراچی ۱۰ جنوری۔ پاکستان کی مختلف سیاسی و سماجی جماعتوں کے رہنماؤں نے پاکستان کے مسودہ دستور کا خیر مقدم کیا ہے۔

مغربی پاکستان کے وزیر خزانہ و تجارت میاں ممتاز دولتانہ نے اسے ایک نہایت اعلیٰ دستاویز کا نام دیا ہے اور قوم سے اپیل کی ہے۔ اسے بے جا نکتہ چینی کے بغیر قبول کر لیا جائے۔ انہوں نے اس سلسلہ میں وزیر اعظم پاکستان جناب محمد علی کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ ان کی ذاتی محنت اور کاوش کا ثمر ہے اور قومی ترقی کی جانب ایک اہم قدم ہے۔

عوامی مسلم لیگ کے رہنما خواجہ عبدالرحیم نے کہا کہ مسودہ آئین کے دستوریہ میں پیش ہونے سے آئین سازی عملی مرحلہ پر پہنچ گئی ہے۔ انہوں نے وفاقی اختیارات پر اظہار اطمینان کرتے ہوئے کہا کہ اس سے مضبوط مرکز قائم کرنے میں مدد ملے گی۔

لاہور کارپوریشن کے میئر مسٹر کلیم الدین نے آئین کا خیر مقدم کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ ملک کے موجودہ حالات کے تحت عوام اسے قبول کر لیں گے۔

صوبائی مسلم لیگ کے صدر اور پنجاب کے سابق وزیر صوفی عبدالحمید نے کہا ہے کہ آئین ملک کے لوگوں خاص طور پر مسلمانوں کی توقعات اور خواہشات کے مطابق بنایا گیا ہے اور اس میں دستور کے متعلق مسلم لیگ کے تمام مطالبات شامل کر لئے گئے ہیں۔

سابق رکن دستوریہ بیگم شاہنواز نے مسودہ دستور کے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے کہا یہ بات معلوم کر کے خوشی ہوئی ہے کہ شہریوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے بیشتر اہم اور مناسب دفعات دستور میں شامل کی گئی ہیں۔ بیگم شاہنواز نے کہا کہ خواتین کے لئے یہ بات باعث اطمینان ہے کہ عورتوں اور مردوں کو مساوی حقوق دیئے گئے ہیں اور بلا امتیاز جنس ترقی کے مواقع ہر پاکستانی کو مہیا کرنا ان کا بنیادی حق تسلیم کر لیا گیا ہے۔

اپوا کی شاخ مغربی پاکستان کی صدر بیگم زینت فدا حسن نے ایک بیان میں کہا ہے کہ مسودہ آئین کی اشاعت سے عورتوں کو حق رائے دہی سے محروم کرنے کے تمام خدشات رفع ہو گئے ہیں۔

مغربی پاکستان کے وزیر تعلیم سردار عبدالحمید دستی نے مخلوط پارٹی کے قائد وزیر اعظم مسٹر محمد علی کو ملک کے سامنے دستور پیش کرنے پر مبارکباد پیش کی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہر وہ چیز جس کی ایک اچھے دستور سے توقع ہو سکتی ہے اسے اس میں شامل کر دیا گیا ہے۔

مسودہ آئین (بقیہ صفحہ ۱)

مرکز کی اجازت کے بغیر توڑنے یا آمد و رفت کے لئے بند کرنے کا مجاز نہ ہوگا۔ براڈ کاسٹنگ کو وفاقی امور کی فہرست پر رکھا گیا ہے اور کسی صوبائی حکومت کو موجودہ براڈ کاسٹنگ سٹیشنوں کے انتظام وغیرہ پر کنٹرول کا اختیار نہیں ہوگا۔ البتہ صوبائی حکومتیں اپنے براڈ کاسٹنگ سٹیشن قائم کر سکیں گی۔

قومی اقتصادی کونسل

[illegible] قومی اقتصادی کونسل قائم کریں گے جو صدر [illegible] اور ہر صوبہ کے تین تین وزراء پر مشتمل ہو گی۔ وزیر اعظم بلحاظ عہدہ اس کونسل کے صدر ہوں گے۔ یہ کونسل ملک کی مجموعی اقتصادی حالت کا جائزہ لے گی اور ملک کی مالی تجارتی اور اقتصادی پالیسیوں کے بارے میں منصوبے وضع کرے گی۔ کونسل ملک کے تمام حصوں کی یکساں اقتصادی ترقی کا بھی لحاظ رکھے گی۔ کونسل اپنی کارگذاری کے بارے میں قومی اسمبلی کو سالانہ رپورٹ پیش کرے گی۔

صدر مملکت ہر صوبہ میں ایک بورڈ بھی مقرر کریں گے جو اپنے صوبہ میں ڈاک و تار سے متعلقہ امور کے بارے میں وفاقی حکومت کو مشورہ دے گا۔

عارضی صدر

آئین کی منظوری کے تیس روز کے اندر اندر مجلس دستور ساز کسی شخص کو عارضی صدر منتخب کرے گی جو اپنے نئے عہدے کا حلف اٹھائے گا۔ مجلس دستور ساز کے سپیکر جمہوریہ پاکستان کے عارضی صدر کے انتخاب کے لئے دستوریہ کا اجلاس بلانے کا اہتمام کریں گے۔ پہلی قومی اسمبلی کے انعقاد تک موجودہ دستوریہ عارضی قومی اسمبلی کی حیثیت سے کام کرے گی۔

(رائٹر ۔ اے وقت ۱۰ جنوری)

ضروری اطلاع

رسالہ الفرقان بابت ماہ جنوری ۱۹۵۶ء (تعلیمی نمبر) تیار ہے۔ جنرل پوسٹ ماسٹر صاحب کی طرف سے رجسٹریشن نمبر کی تجدید کا انتظار ہے۔ ایک دو روز میں جنوری کا رسالہ خریداران حضرات کے نام روانہ کیا جا رہا ہے۔

(منیجر الفرقان ربوہ)

جنت کا اسلامی تخیل

(بقیہ صفحہ ۳)

فبای آلاء ربکما تکذبان۔ یعرف المجرمون بسیماھم فیؤخذ بالنواصی والاقدام فبای آلاء ربکما تکذبان۔ ھذہ جھنم التی یکذب بھا المجرمون یطوفون بینھا وبین حمیم آن۔ فبای آلاء ربکما تکذبان۔

(سورۃ الرحمٰن رکوع ۲)

ترجمہ: تم پر آگ کے صاف اور دھواں ملے شعلے چھوڑے جائیں گے۔ پھر کوئی تمہاری مدد نہیں کر سکے گا۔ تو اپنے پروردگار کی کن نعمتوں کو تم جھٹلاؤ گے۔ پھر جب آسمان پھٹ کر تیل کی تلچھٹ کی طرح گلابی ہو جائے گا تو اپنے پروردگار کی کن نعمتوں کو تم جھٹلاؤ گے۔ پھر اس دن کسی انس و جن سے اس کے گناہ کی نسبت پوچھا نہ جائے گا تو تم اپنے پروردگار کی کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ گنہگار اپنی نشانیوں سے پہچان لئے جائیں گے۔ پھر وہ اپنی پیشانیوں کے بال اور پاؤں سے پکڑے جائیں گے تو اپنے پروردگار کی کن نعمتوں کو تم جھٹلاؤ گے۔ یہ وہ دوزخ ہے جس کو گنہگار جھٹلاتے تھے۔ وہ اس دوزخ اور گرم پانی کے بیچ میں گشت کریں گے۔ تو تم اپنے پروردگار کی کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ (باقی)

مجلس دستور ساز کا اجلاس ۱۶ جنوری تک ملتوی ہو گیا

اس عرصہ میں ایوان کے اراکین اور ملک کے مختلف مکاتیب خیال مسودہ آئین کا اچھی طرح مطالعہ کر سکیں گے

کراچی ۱۰ جنوری۔ مرکزی وزیر قانون مسٹر آئی۔ آئی۔ چندریگر نے کل تیسرے پہر مجلس دستور ساز کے اجلاس میں مسودہ آئین پیش کر دیا۔ دستوریہ کا اجلاس کل قریباً دو ہفتہ کے التواء کے بعد منعقد ہوا تھا۔ وزیر قانون کی تقریر کے بعد مجلس دستور ساز کا اجلاس ۱۶ جنوری تک ملتوی کر دیا گیا تاکہ ایوان کے اراکین اور ملک کے مختلف مکاتیب خیال مسودہ آئین کی دفعات کا اچھی طرح سے مطالعہ کر سکیں۔

وزیر قانون

وزیر قانون مسٹر آئی۔ آئی۔ چندریگر نے مسودہ آئین پیش کرتے ہوئے اس کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا۔ آپ نے بتایا کہ مسودہ آئین میں پاکستان کی تحریک کے نظریات اور قرارداد مقاصد شامل ہیں۔ مجوزہ آئین کے تحت صوبوں کو زیادہ سے زیادہ خود مختاری دی گئی ہے۔ اور صوبائی اختیارات کی فہرست میں مزید ۳۰ امور شامل کر دیئے گئے ہیں۔ یہ امور پہلے وفاقی یا مشترکہ امور کی فہرست میں شامل تھے۔

مسٹر چندریگر نے کہا۔ آئین میں اس بات کا بھی انتظام کر دیا گیا ہے۔ کہ مسلمانان پاکستان قرآن پاک اور سنت نبوی کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھال سکیں۔ لیکن اقلیتوں کو پورے تحفظات دیئے گئے ہیں۔ اور انہیں تعلیمی اداروں یا سماجی حلقوں میں کسی ایسی مذہبی تقریب وغیرہ میں شمولیت پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔ جو ان کے اپنے مذہب کے مطابق نہ ہو۔ آپ نے بتایا کہ پسماندہ طبقوں اور شیڈول کاسٹوں کی حالت بہتر بنانے کے لیے ایک کمیشن مقرر کیا جائے گا۔ وزیر قانون نے اس امر کی بھی وضاحت کی کہ سابق مجلس دستور ساز نے آئین کی تشکیل کے سلسلہ میں بنیادی اصولوں کی جو کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس کی رپورٹ سے کس طرح استفادہ کیا گیا ہے۔

وزیر قانون نے بتایا۔ کہ مشرقی بنگال کا نام بدل کر مشرقی پاکستان رکھنے کی تجویز بھی کی گئی ہے۔ آپ نے بتایا۔ کہ پارلیمنٹ کا فی الحال ایک ایوان ہوگا۔ لیکن اس امر کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ کہ اگر پارلیمنٹ مناسب سمجھے۔ تو دوسرا ایوان بھی معرض وجود میں آ سکتا ہے۔ آپ نے اس امر کی بھی وضاحت کی۔ کہ خواتین مخصوص نشستوں کے علاوہ عام نشستوں سے بھی انتخاب لڑ سکتی ہیں۔

آپ نے اس سلسلہ میں مخلوط پارٹی کے مذاکرات اور وزیر اعظم چوہدری محمد علی کی مساعی کا بھی ذکر کیا۔